Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ — ۲۸ صفر سنہ ۱۳۹۸ھ، ۷ تبلیغ ۱۳۵۷ہش، ۷ فروری سنہ ۱۹۷۸ء — نمبر ۳۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غلبۂ اسلام کیلئے زمینی حربے کام نہیں آسکتے اس کیلئے آسمانی تائیدات کی حاجت ہے

خوب یاد رکھو! کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے

"اسلام کی جو نازک حالت ہو رہی ہے وہ ایسے ہی طبیبوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جنہوں نے اس کی (اصل) مرض کو تو تشخیص نہیں کیا اور جو علاج اپنے خیال میں گذرا اپنے مفاد کو مدِّ نظر رکھ کر شروع کر دیا مگر یقیناً یاد رکھو! کہ اصل مرض اور علاج سے یہ لوگ محض ناواقف ہیں۔ اس کو وہی شناخت کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ مَیں ہوں .... ان باتوں کو دیکھ کر بیرونی دشمنوں کو بھی موقع ملا اور وہ بھی تیرو تفنگ لے کر اسلام پر حملہ آور ہوئے اور اس کے پاک وجود کو چھلنی کر دیا اور اسے ایسی مکروہ ہیئت میں دشمنوں نے دکھانا شروع کر دیا کہ غیر تو غیر تھے ہی اپنوں کو بھی متنفر کر دیا.... ایسی صورت میں زمینی حربہ اور ارضی تدابیر کام نہیں دے سکتیں اس کے لئے آسمانی حربہ اور آسمانی تدابیر کی حاجت ہے اس لئے جب تک آسمانی کشش اور آسمانی تائیدات کسی کو نہ دی جائیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ضرورتِ انبیاء کا یہی بڑا بھاری ثبوت ہے.... کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ نے یہی سُنّت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کر کے بھیجتا ہے۔"

"غرض خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔ نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کر سکتیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک رُوح ہونی چاہیئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا؟"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۴، صفحہ ۱۳۵)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اشاعتِ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ
قرآن کا ایک عظیم منصوبہ
اور عدیم المثال تحریک ہے۔"

مخلصینِ جماعتِ احمدیہ سے یہ استدعا ہے کہ اس عظیم منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے وعدوں کی ادائیگی مرحلہ وار کرتے جائیے۔ چوتھا مرحلہ اس ماہ کی آخری تاریخ کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک آپ کے کل وعدہ کا کم از کم ۴/۱۵ حصہ تک ضرور ادا ہو جانا چاہیئے اگر کمی رہ گئی ہے تو اب پورا کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود ۲۰ فروری بروز پیر منعقد کئے جاویں اس کے لئے درج ذیل مضامین تجویز کئے گئے ہیں:-

(۱) پیشگوئی مصلح موعودؓ کا حقیقی مصداق

(۲) حضرت مصلح موعودؓ اور خدمتِ قرآن۔

(۳) مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی مساعی۔

(۴) سیرت المصلح الموعود (حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے چند پہلو)

تمام جماعتیں جلسہ یوم مصلح موعود کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ر تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۷ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کلیدِ ترقیات

گزشتہ دو شماروں میں ہم قرآن مجید کی آیات اور انبیاءِ سابق کے واقعات کی روشنی میں اس امر کو تفصیل سے واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے استغفار اور توبہ کو مومنوں کے لئے قوت و طاقت اور تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول اور غلبۂ حق کے ظہور کا ذریعہ قرار دیا ہے اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد استغفار اور توبہ کو اپنا مستقل شعار نہ بنائیں انہیں اُس نے مجرم گردانا ہے۔

جو مومن اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور لغزشوں کی بخشش مانگنے اور اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اپنے اس اہم اور بنیادی فرض سے کبھی غافل نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا اور اُن کے لئے اپنے معجزانہ نشانات ظاہر کرتا ہے جس سے وہ اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود طاقتور اور زور آور مخالفینِ حق پر رفتہ رفتہ غالب آتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث کئے گئے تھے اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرنے کے قرآنی ذرائع یعنی استغفار اور توبہ کو مستقل شعار کے طور پر اختیار کرنے پر بہت زور دیا اور اس ضمن میں اس امر کو بہت کھول کھول کر بیان فرمایا کہ استغفار اور توبہ سے قوت کس طرح حاصل ہوتی ہے اور مومن اس کے ذریعہ کس طرح اور کس رنگ میں تائید و نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر طاقتور اور زور آور مخالفین حق کے مقابلہ میں فتحیاب ہوتے اور حق کو دنیا میں غالب کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے مئی ۱۹۰۰ء میں سورۃ ہود کی آیت وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

"یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان اُن جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کرکے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھاوے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۸،۶۷)

استغفار کی اہمیت واضح کرنے اور یہ بتانے کے بعد کہ استغفار کے نتیجہ میں مومنوں کو قوت کیسے میسر آتی ہے اور وہ تائید و نصرتِ الٰہی کا کس طرح اور کس رنگ میں مورد بنتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی اصل حقیقت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چنانچہ فرمایا:-

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب (ایک مومن) اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دیدے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جائے گی جس کا نام تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب کو پا لو گے۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۸، ۶۹)

اندریں صورت ہمارے لئے جن پر اللہ تعالیٰ نے احمدی ہونے کی حیثیت میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری عائد کی ہے ازبس ضروری ہے کہ ہم استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائیں اور اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں قوت اور طاقت نہیں مل سکتی اور ہم اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے استغفار کو جس کے نتیجہ میں انسان کو حقیقی توبہ کی توفیق ملتی ہے ترقیات کی کلید قرار دیا ہے اور بکثرت استغفار کرنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا:-

"استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے لئے یہ طریق ہے۔ نیز استغفار کلیدِ ترقیات ہے۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۶)

دل کا چین و سکون

درِ حق پہ جو سر جھکاتا نہیں ہے ۔۔۔ کبھی وہ سکوں دل کا پاتا نہیں ہے

بقائے دوامی اُسے کیا ملے گی ۔۔۔ جو ہستی کو اپنی مٹاتا نہیں ہے

نہ جنت کہیں پا سکے گا کبھی وہ ۔۔۔ جو خود اپنی جنت بناتا نہیں ہے

وہ انسان عاری ہے انسانیت سے ۔۔۔ جو انسان کے کام آتا نہیں ہے

سُنو! کہہ رہی ہے یہ کیا عمرِ رفتہ
"گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں"

کرو اپنے ہاتھوں سے ہر کام اپنا ۔۔۔ سدا ہاتھ کوئی بٹاتا نہیں ہے

خدا سے سوا کوئی بھی میرے ہمدم ۔۔۔ ہمیشہ گلے سے لگاتا نہیں ہے

مٹاتا نہیں دل سے نقشِ دوئی جو ۔۔۔ رضا حق تعالیٰ کی پاتا نہیں ہے

محمدؐ کا غازی کسی حال میں بھی ۔۔۔ درِ غیر پہ سر جھکاتا نہیں ہے

مصیبت کے دن ہوں کہ ہوں غم کی راتیں ۔۔۔ وہ شکوہ کبھی لب پہ لاتا نہیں ہے

"ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دینا"
بڑھاپا مجھے راس آتا نہیں ہے

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ [illegible]
[illegible] ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کا مقام اور خُلقِ احصان

تقریر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کے چوتھے اجلاس میں مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے "عورت کا مقام اور خُلقِ احصان" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

احصان عربی لفظ ہے جس کے معنی عفت اور پاکیزگی کے ہیں۔ عفت و پاکیزگی وہ گوہر گرانمایہ ہے جس کے تحفظ کے لئے مذہب اسلام میں ایسے اصول و ضوابط مقرر ہیں جن کی نظیر دنیائے انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے اسلام نے دوسرے اخلاق و ملکات کی طرح عفت و پاکبازی کی بھی مختلف اور دلچسپ پیرایوں میں مکمل بیان کی ہے اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہمارے سامنے رکھا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر انسان پاکیزگی کے ایسے مضبوط ترین حصار میں داخل ہو سکتا ہے جسے شیطان کی چیرہ دستیاں اور حوادث زمانہ کے طوفان ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اسلام سے قبل عورت کی حالت

تاریخ عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد قدیم میں یورپ اور ایشیا کے قریباً ہر حصہ اور ہر قوم میں عورت ایک ذلیل اور پست وجود سمجھی جاتی تھی جس کے نہ تو حقوق محفوظ تھے اور نہ ہی اس کی ذمہ داریاں متعین کی گئی تھیں۔ عرب کے بعض قبائل میں دختر کشی کی جو رسم جاری تھی وہ بھی اسی وہم کا نتیجہ تھی کہ لڑکی کی پیدائش ان کے خاندان کے لئے ننگ و عار کا باعث ہے۔ اسلام کی تعلیمات عالیہ نے اس سلسلہ میں جو مصلحانہ کارنامہ سرانجام دیا اس کا اندازہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہو سکتا ہے کہ:—

"کنا فی الجاھلیۃ لا نعد النساء شیئاً۔ فلما جاء الاسلام و ذکرھن اللہ رأینا لھن بذلک علینا حقاً"
(بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۹)

یعنی ظہور اسلام سے قبل ہمارے دلوں میں عورتوں کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں جب ان کا تذکرہ فرمایا تب ہم نے سمجھا کہ ان کے بھی کچھ حقوق ہمارے ذمہ ہیں۔

یہ الفاظ حقیقت میں ان خیالات کی عکاسی کرتے ہیں جو اسلام سے قبل عرب ممالک میں عورتوں کے متعلق موجود تھے۔

اسلام سے قبل عورت کی زبوں حالی کا نقشہ جو تاریخ نے ہمارے لئے محفوظ رکھ چھوڑا ہے اور عفت کا جو اخلاقی معیار مختلف مذاہب و ملل میں موجود تھا اس کے بالمقابل اسلام نے عورت کو جو قدر و منزلت عطا کی ہے۔ اس کی نظیر دنیائے انسانی پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اگر کسی اسلامی ملک میں عورت کی ہستی کو ذلیل کرنے کی سعی کی گئی ہے یا اس کو اقتصادی، سیاسی، معاشرتی حقوق سے محروم کرنے کی کوششیں بروئے کار لائی گئی ہیں تو اس کے ذمہ دار خود وہ مسلمان ہیں جنہوں نے عورت کے مقام کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال ایک مسلم عورت کے حاشیہ خیال میں بھی اس کا گزر نہیں ہونا چاہیئے کہ اسلام میں اس کا کوئی درجہ نہیں ہے یا اس کا مقام صرف نسل افزائی اور مردوں کی خدمت گزاری ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام

کتب سیر اور تواریخ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرن اول اور اس کے بعد کے دور میں عورتیں عالمہ بھی تھیں، خطیبہ بھی تھیں اور شاعرہ بھی تھیں۔ میدان کارزار میں اگر وہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور علاج بھی کرتی تھیں تو بوقت ضرورت ہاتھوں میں تلواریں اور تیر لینے سے بھی گریز نہ کرتی تھیں۔

ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہؓ کا اپنی کمروں پر مشکیں اٹھا کر مجاہدین کو پانی پلانا تاریخ سے ثابت ہے عورتیں منصب فتاویٰ کی کرسی پر بھی فائز رہیں جو کچھ انہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ نتیجہ تھی اسلام کی اس اعلیٰ تعلیم کا جس نے عورت کے وجود کو ایک دلکش اور قابل احترام ہستی بنا دیا ہے۔

مسلمان عورت کی بہادری ایک مغربی مصنف کی نظر میں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت ضرارؓ جو ایک بہادر صحابی تھے۔ غفلت کی وجہ سے رومیوں کی قید میں آ گئے اور رومی انہیں پکڑ کر کئی میل تک اپنے ساتھ لے گئے ان کی بہن خولہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ لگا تو وہ اپنے بھائی کی زرہ اور سامان جنگ لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے تعاقب میں روانہ ہو گئیں اور معرکہ آرائی کے بعد دشمن سے اپنے بھائی کو چھڑا کر لانے میں کامیاب ہو گئیں۔
(فتوح الشام جلد ۱ صفحہ ۲۷-۲۸)

مشہور مغربی مورخ ایڈورڈ گبن اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو نقل کر کے مسلمان عورتوں کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"یہ وہ عورتیں ہیں جو شمشیر زنی نیزہ بازی، تیر اندازی میں نہایت ماہر تھیں یہی وجہ ہے کہ نازک سے نازک موقع پر بھی یہ اپنے دامن عفت کے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوتی تھیں۔"

آج جب دنیا میں "حقوق نسواں" "آزادی نسواں" کے نعرے بلند ہوتے ہیں تو ایک مسلمان عورت کی گردن فخر سے بلند ہو جاتی ہے اور وہ دل میں کہتی ہے کہ یہ لوگ جن حقوق کا مطالبہ آج کر رہے ہیں وہ ایک مسلمان عورت کو سرور دو جہاں، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آج سے چودہ سو سال قبل مل چکے ہیں۔

۱۹۶۷ء میں کینیڈا کی نسائی تحریک کی صدر کا ایک انٹرویو مصر کے اخبار "آخر الساعۃ" میں شائع ہوا تھا جس میں تحریک کی صدر نے فخریہ انداز میں بتایا کہ کینیڈا کی عورتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خاوند کی مداخلت کے بغیر اپنی ذاتی جائیداد تصرف میں لا سکتی ہیں یا فروخت کر سکتی ہیں اور جب پوچھا گیا کہ اس قانون کا نفاذ کب سے ہوا تو کہنے لگی کہ یکم جون ۱۹۶۴ء میں۔

گویا ۱۹۶۴ء تک کینیڈا میں عورت کو معاشرہ میں کوئی وقعت اور حیثیت حاصل نہ تھی مگر اس کے برعکس ارض حجاز کی عورت چودہ سو سال قبل بھی اپنی قسمت کی آپ مالکہ تھی۔

شرع اسلامی میں ایک مسلمان عورت کو اقتصادی آزادی، حق ملکیت اور ذاتی اموال میں ہر قسم کے تصرف کا حق دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ فقہ اسلامی کی رو سے تجارت رہن، عطیہ، شراکت اجارہ، تجارتی معاہدات میں عورت کو مرد کے برابر حقوق حاصل ہیں اور یہی وہ حقوق ہیں جن سے مسلم عورت کا مقام دوسرے مذاہب کی عورتوں کی نظروں میں قابل رشک بنا رہا ہے لیکن جب مسلمانوں نے اسلام کے اصول اور اس کی تعلیم سے ذرا غفلت برتی تو وہ غیر مذاہب کے پیروؤں کی نظروں میں ہدف ملامت بن گئے۔ چنانچہ ایک جرمن مستشرق ڈریسمان (Dressman) لکھتے ہیں:—

"بان اعطاء محمد المرأۃ حریتها هو وحدہ السبب فی نهوض العرب و قیام مدنیتهم هذا لما عاد اتباعه فسلبوا المرأۃ هذہ الحریۃ انحطوا واضمحلت مدنیتهم"
(محمد والمرأۃ تحت عنوان الشیخ عبد القادر المغربی)

عربوں کی ترقی اور ان کے تمدن کی ترقی کا واحد سبب عورت کی وہ آزادی تھی جو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی تھی مگر جب مسلمانوں نے یہ آزادی اس سے سلب کر لی تو نہ صرف وہ خود زوال پذیر ہوئے بلکہ ان کا تہذیب و تمدن بھی زوال پذیر ہو گیا۔

حضرات! ہمیں اس حقیقت سے انکار نہیں کہ دوسرے مذاہب و ملل کی عورتوں نے بھی قابل فخر کارنامے سرانجام دیئے ہیں جس سے آج بھی ان کی تاریخ کے اوراق مزین ہیں تاہم ایک مسلمان عورت اور دوسرے مذاہب کی عورتوں میں جو نمایاں فرق ہے وہ عمدہ اخلاق کی بلندی اور برتری ہے اسلام نے عورتوں کے اخلاق کو بلند کر کے ان کی عزت و احترام کو مردوں پر واجب کر دیا ہے یہی وہ راز تھا جس کو اقوام سابقہ نہ سمجھ سکیں کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ممکن ہے کہ ایک عورت میدان عمل میں مردوں سے بھی سبقت لے جائے جیسا کہ اس خلائی دور میں عورت نے اپنے آپ کو علمی اور عملی میدان میں مرد کے دوش بدوش کام کرنے کا اہل ثابت کر دیا ہے۔ لیکن بایں ہمہ اخلاقی نقطۂ نظر سے مغربی عورت کی حالت بہت گر گئی ہے باوجود مال و دولت کی فراوانی کے انہیں دلی سکون بالکل حاصل نہیں ہے آئے دن خودکشیوں کے واقعات اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کی عورتیں اپنی خانگی زندگی میں ابتری کا شکار ہو چکی ہیں۔ بہرکیف اسلام نے ایک مسلمان عورت کے مقام اور شان کو متعین کرتے ہیں جن اوصاف کو بنیادی حیثیت دی ہے وہ عفت و عصمت کا گوہر نایاب ہے۔

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو ہمارے لئے نمونہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

اور سید المعصومین نہ صرف خود دعائیں کرتے رہے بلکہ اپنی امت کو بھی عفت اور پاک دامنی اختیار کرنے کی بار بار تلقین فرماتے رہے آپ ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى"

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب الاستعاذۃ)

کہ اے میرے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور استغنا ذاتی کا طالب ہوں۔

تاریخ اسلام کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے معاً بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ممالک کے فرمانرواؤں کو جو تبلیغی خطوط لکھے ان میں آپ کا والا نامہ ہرقل شاہ روم کے نام بھی تھا جس وقت آپ کا نامہ مبارک شاہ روم کو پہنچایا ہے تو وہ ابوسفیان کو جو اس وقت ملک شام میں تجارت کی غرض سے گئے تھے اور ابھی ایمان نہیں لائے تھے طلب کرتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ یہ عرب کا نبی تم کو کس چیز کی تعلیم دیتا ہے اس پر ابوسفیان کہتے ہیں:۔

"يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ"

(کتاب الادب بخاری)

کہ آپ ہمیں نماز کی ادائیگی، صدقہ و خیرات، عفت و پاکیزگی اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں۔

یہ ایک دشمن کی طرف سے اسلام کی صداقت کا واضح اور کھلا کھلا اعتراف تھا اور ہم اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ شاہ روم کے دربار میں ابوسفیان اسلام کی تعلیم کا جو خلاصہ پیش کرتا ہے اس میں عفت و پاکیزگی کا بھی نمایاں ذکر ہے گویا دین اسلام کا خلاصہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مختصر الفاظ میں پیش کر کے رکھ دیا ہے۔ (باقی)

جاپان میں تبلیغ اسلام

شہزادہ میکاسانومیہ کی خدمت میں احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

۵ دسمبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جاپان کے ایک سہ رکنی وفد کو شہنشاہ جاپان کے چھوٹے بھائی ہز امپیریل ہائی نس شہزادہ تکاہیتو میکاسانومیہ سے ملاقات کرنے اور احمدیہ لٹریچر کی مشہور کتاب "ARABIC - Mother of all Languages." (عربی ام الالسنہ ہے) مصنفہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر مدظلہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

شہزادہ موصوف نہ صرف جاپان اورینٹل ایسوسی ایشن کے سرپرست اعلیٰ ہیں بلکہ خود بھی دنیا کے مشہور مستشرقین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ شہزادہ میکاسانومیہ عربی زبان سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں اور قدیم عربی تہذیب و تمدن پر کئی قابل قدر مضامین کے مصنف ہیں۔ ارض مشرق اور خصوصاً مشرق اوسط کے آثار قدیمہ ان کے خاص موضوع ہیں۔ ارض مصر و عراق کے آثار دیکھنے کے علاوہ پاکستان میں موہنجوداڑو کا سفر بھی فرما چکے ہیں۔

اس رعایت سے ان کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے باہم مشورہ سے اس کتاب کا انتخاب کیا گیا جو علمی لحاظ سے احمدیہ علم کلام کا مایہ ناز نمونہ تصور کی جاتی ہے۔ اس انتخاب میں یہ امر بھی مدنظر تھا کہ چونکہ جاپان کے آئین کے مطابق شاہی خاندان کے افراد کسی قسم کی مذہبی تقریبات میں شرکت کر سکتے ہیں نہ ہی مذہبی معاملات میں کسی خاص مذہب یا فرقہ سے دلچسپی کا اظہار کر سکتے ہیں اس لئے ان کی خدمت میں ایسی کتاب پیش کی جائے جو اپنے موضوع کے اعتبار سے لسانیاتی اور روح کے اعتبار سے احمدیہ علم کلام کی پوری پوری عکاسی کرتی ہو۔ چنانچہ الحمدللہ کہ شہزادہ موصوف نے نہ صرف اس تحفہ کو بصد شکر قبول فرمایا بلکہ اس کتاب کے بارہ میں تعارفی کلمات سنتے ہی تمام تکلفات بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کتاب کو اسی وقت کھول کر جستہ جستہ ملاحظہ فرمایا اور نہایت پرجوش الفاظ میں ایسا نایاب علمی تحفہ پیش کرنے پر وفد کے ارکان کا شکریہ ادا کیا۔

پیشکش کی یہ تقریب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوئی جاپان پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن اور سفارت خانہ پاکستان ٹوکیو کے اشتراک سے شاعر مشرق علامہ اقبال کی پیدائش کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں جاپان پریس ایسوسی ایشن کے وسیع و عریض اور شاندار ہال میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ شہزادہ موصوف اسی جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر تشریف لانے والے تھے۔ منتظمین کی طرف سے جماعت احمدیہ جاپان کے رکن پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی، پروفیسر اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کو اوساکا سے اور خاکسار کو ٹوکیو سے خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

آج یوم اقبال کی تقریب ختم ہونے کے بعد چائے کے موقع پر مکرم نشی یاما صاحب جنرل سیکرٹری جاپان پاکستان ایسوسی ایشن نے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد پروازی اور خاکسار کا تعارف شہزادہ موصوف سے کرایا۔ اس موقع پر جب شہزادہ موصوف سے یہ علمی ارمغان پیش کرنے کی اجازت کی درخواست کی گئی تو آپ نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور تحفہ قبول فرمانے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ وفد کے تیسرے رکن مکرم ملک لال خان صاحب کو بھی بلا لیا گیا اور تمام شاہی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر ملکی سفراء اور دیگر معزز پاکستانی اور جاپانی مہمانوں کی موجودگی میں خاکسار نے یہ علمی تحفہ ہز امپیریل ہائی نس کی خدمت میں پیش کیا۔ ہز امپیریل ہائی نس نے ممنونیت کے اظہار کے طور پر جاپان کی رسم کے مطابق اس کتاب کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنے سر تک بلند فرمایا اور وفد کے ارکان سے نہایت گرمجوشی سے مصافحہ فرمایا اور فرمایا کہ:۔

"میں اس بے نظیر علمی تحفہ پر حقیقتاً بہت ہی شکر گزار ہوں۔"

خاکسار بعد مکرم پروازی صاحب نے مختصراً اس کتاب کے مندرجات پر روشنی ڈالی تو شہزادہ موصوف نے بصد اشتیاق وہیں اس کتاب کو غلاف سے نکال کر ملاحظہ فرمانا شروع کر دیا اور کچھ دیر ملاحظہ فرماتے رہے۔ واپس تشریف لے جانے سے پیشتر ہز امپیریل ہائی نس نے ایک بار پھر خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔

اس پیشکش کی وجہ سے دوسرے بہت سے غیر ملکی سفراء سے بھی تعارف ہو گیا اور بہت سے دوستوں سے تبلیغی بات چیت کا موقع مل گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیشکش کو بابرکت بنائے اور بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ہماری حقیر مساعی قبول فرمائے۔ آمین!

○

دعائے مغفرت

مکرم برادرم چوہدری عبدالسلام صاحب آف احمد نگر کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب غوث گڑھی ۲ر فروری کو بروز جمعرات بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مکرم مولوی محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز مغرب کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد اسلم صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(غلام رسول کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

خالہ محترمہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ گولیکی ضلع گجرات عرصہ سے بعارضہ قلب علیل رہتی ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خورشید بخاری خوشنویس الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

مؤرخہ یکم فروری ۱۹۷۸ء کو مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ دارالصدر شمالی ربوہ نے مندرجہ ذیل قرار دادِ تعزیت پاس کی :-

ممبرات لجنہ اماء اللہ دارالصدر شمالی نے یہ خبر نہایت رنج و الم کے ساتھ سُنی کہ ہماری نہایت ہی شفیق اور مہربان سیکرٹری مال محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اچانک دل کے عارضہ سے مؤرخہ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۸ء کو لنڈن میں وفات پا گئیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

محترمہ مرحومہ عرصہ دس سال سے لگاتار ہمارے محلہ میں لجنہ کے کاموں میں دن رات اَنتھک محنت کرتی رہیں۔ بہت خوش اخلاق، ہنس مکھ اور منکسر المزاج خاتون تھیں، سادہ اور غریب پرور مرنجاں مرنج طبیعت رکھتی تھیں۔ ہر قسم کے تکلفات سے بے نیاز ہر دم دین کے کاموں میں کمربستہ رہتی تھیں۔ روزانہ لجنہ کے کاموں کے لئے گھر سے نکل پڑتیں۔ ہر گھر میں ان کا آنا جانا رہتا تھا مگر کبھی کسی کا شکوہ شکایت بُرائی یا غیبت ان کی زبان پر نہیں آتی تھی۔ جھگڑوں سے اجتناب کرتیں۔ تحمّل، بردباشت اور بردباری کا مادہ ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ محلّہ کی ضرورت مند بہنوں کا ان کو علم ہوتا تھا اور وہ بالا بالا ہی ان کے کام کر دیا کرتی تھیں ہر عورت ان سے خوش تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر ممبر کو ان کی وفات کا صدمہ ہے۔

گو مرحومہ ہماری سیکرٹری مال تھیں لیکن دیکھا جائے تو بہت سی ذمہ داریاں انہوں نے خود ہی اپنے اوپر لی ہوئی تھیں۔ اگر محلّہ میں صدریاں سینے کا کام شروع ہُوا تو سب سے نمایاں کام انہیں کا تھا۔ ہر سال لحاف وغیرہ دفتر سے لانے اور سی سلا کر واپس پہنچانے کا کام بھی بہت اہتمام سے کرتی تھیں۔ تربیتی کلاس کا موقعہ ہو یا سالانہ اجتماع کا محلّہ سے سب ضروری سامان اکٹھا کر کے دفتر میں پہنچانا انہی کے ذمہ ہوتا تھا۔ قصرِ خلافت میں مستورات کی ملاقات پر عرصہ تک ڈیوٹی ادا کرتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے پچاس سالہ جشن اجتماع کے موقعہ پر حضرت سیّدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے دستِ مبارک سے مرحومہ کو سندِ خوشنودی عنایت فرمائی۔ اسی طرح حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے ان کی اچھی کارکردگی کی بناء پر متعدد بار انہیں انعامات سے نوازا۔ جب تک مرحومہ ہمارے محلّہ کی سیکرٹری مال رہیں ہمارا حلقہ شعبۂ مال میں لگاتار ۵ سال تک اوّل پوزیشن حاصل کرتا رہا۔

مرحومہ اگرچہ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں اور ڈاکٹری ہدایت کے مطابق انہیں مکمل آرام کرنا چاہیئے تھا مگر انہوں نے کبھی اپنی بیماری کی پرواہ نہیں کی اور بدستور دینی خدمات سر انجام دیتی رہیں۔ مرکزِ سلسلہ سے بے پناہ محبت تھی مگر بعض مجبوریوں کی بناء پر انہیں انگلستان جانا پڑا۔ وہاں بھی مرکز کے لئے بے تاب رہیں۔ افسوس انہیں پھر واپس آنا نصیب نہ ہُوا اور ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے اصلی اور حقیقی گھر پہنچ گئیں۔

ہم سب ممبرات اِس غم میں مرحومہ کی بیٹیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ شریک ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنّت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ دے اور مرحومہ کی دو چھوٹی بیٹیاں جو اس وقت دیارِ غیر میں ہیں ان پر اپنا سایۂ عاطفت رکھے اور ان کا حافظ و ناصر ہو اور سب کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

(ممبرات لجنہ دارالصدر شمالی ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم میجر محمد امجد خان صاحب سیکرٹری وقفِ جدید بچگان و نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری رب نواز صاحب کا نواسہ ہے۔ حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچّہ کا نام فاتح احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عطا فرمائے۔ اسے نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

دُعائے مغفرت

۱- خاکسار کی والدہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ عبدالشکور صاحب مرحوم آف گجرات مورخہ ۲۷/۱۲/۷۷ بوقت صبح دس بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث رحلت فرما گئیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مورخہ ۲۸/۱۲/۷۷ بعد نماز فجر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم سیّد احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (خلیل احمد محلہ مسلم آباد۔ گجرات)

۲- میرے والد مکرم ملک محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸۶ جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ ۲۶/۱۱/۷۷ کو طویل علالت کے بعد وفات پا کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم مخلص احمدی تھے۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ملک ذوالفقار احمد چک ۸۶ جنوبی سرگودھا)

۳- میرے چھوٹے بھائی چوہدری احمد دین صاحب زمیندار گوجرہ مورخہ ۲/۱/۷۸ بوقت سات بجے شام دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(چوہدری محمد دین۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

یہ رقم کس کی ہے؟

خاکسار کے بیٹے عزیز محمد اکبر سلمان کو ایک بینک کی پاس بُک اور کچھ رقم ملی ہے۔ جس دوست کی ہو وہ خاکسار سے حاصل کر لے۔

(محمد افضل بٹ اکونٹنٹ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱- خاکسار کے چچا جان چوہدری شمس الدین صاحب آف ٹاؤن شپ سکیم لاہور ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ اب کچھ افاقہ ہے لیکن پوری طرح آرام نہیں ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد اقبال بشیر کارکن نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲- خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ حفیظاں بی بی صاحبہ چک ۴۵ مراڑھ ضلع شیخوپورہ سخت بیمار ہیں۔ اسی طرح میری اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (نصیر احمد کارکن نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف)

۳- مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایکسین محکمہ انہار کو حکومت نے باعزت بحال کر دیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ ان کا بحال ہونا مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان پر اپنے فضل کرتا رہے اور آئندہ بھی ہر تکلیف سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ جو احباب ان کیلئے دعائیں کرتے رہے ہیں ان کا وہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

۴- مَیں آجکل بعض ذاتی امور کے باعث سخت پریشان ہوں اور احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعاؤں کی التماس کرتا ہوں۔ (اقبال احمد ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ...)

۵- برادر اکبر محترم سردار غلام احمد مصطفےٰ آف کماس ضلع لاہور بیمار ہیں اور چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں نیز عزیزم سردار عبدالمومن محمود آباد کراچی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہمدردی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (سردار نور احمد مرتضےٰ واقفِ زندگی دار الرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیتا ہے وہ ہر حالت میں اسی پر بھروسہ اور توکل رکھتا ہے

بیشک اللہ تعالیٰ نے تدابیر اور سامان سے کام لینے کا بھی حکم دیا ہے لیکن مومن ان پر کبھی بھروسہ نہیں رکھتا

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفلق کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں کام کے لئے دعا کریں اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہو سکے تو فلاں شخص سے سفارشی چٹھی کرا دیں حالانکہ دعا کے ساتھ ہی سفارشی خط چاہنا توکل کے خلاف ہوتا ہے...... کیونکہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیتا ہے تو اسے نہ بادشاہوں پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور نہ کسی پارلیمنٹ پر اور نہ کسی فوج یا حکومت پر۔ اور نہ ملک کے مدبّروں پر۔ مومن تو دنیا کے سامنے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میرا ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ دعویٰ کرنے کے بعد اگر وہ کسی کے پاس جاتا اور اس سے بااصرار کہتا ہے کہ میرا فلاں کام کر دو۔ بغیر توکل اور اصرار کے اس خیال کی بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے سامانوں سے کام لینے کا حکم دیا ہے اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص سے جس پر اس کا حق ہے مدد چاہے تو یہ گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ وہ سفارش پر توکل کرے۔ اور جب اس کی خواہش پوری نہ ہو تو اسے صدمہ ہو اور وہ اصرار کرے کہ کسی طرح اس کو سفارشی چٹھی مل جائے۔ تو اس سے زیادہ ذلیل کون ہو سکتا ہے۔ قاضی ظہور الدین صاحب اکملؔ کے والد مولوی امام دین صاحب کو تصوّف سے بہت شغف تھا۔ احمدی ہونے سے پہلے وہ صوفیاء کے مرید تھے۔ اس لئے جب بھی انہیں موقع ملتا مجھ سے یہ بات کہتے کہ فلاں صوفی صاحب کہتے تھے کہ انہوں نے عرش پر سجدہ کیا۔ فلاں صوفی صاحب تھے جنہوں نے فلاں آسمان پر سجدہ کیا۔ فلاں نے سجدہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ مگر احمدیت میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ میں اس کے متعلق ان کو کئی دلائل دیتا مگر سال چھ ماہ کے بعد پھر یہی سوال کر دیتے کہ وہ چیز ابھی نہیں ملتی جو صوفیاء بتاتے چلے آئے ہیں ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا جواب سمجھایا میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ وہ جو عرش پر سجدہ کرتے ہیں یا آسمان پر کرنے والے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درجہ میں چھوٹے ہیں۔ وہ کہنے لگے میں مانتا ہوں کہ احمدیت میں سب کچھ ہے مگر عرش پر سجدہ کرنا بھی تو بہت بڑی بات ہے۔ میں نے کہا میں مانتا ہوں کہ وہ عرش پر سجدہ کرتے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُن کے تعلق کا کوئی ظاہری ثبوت بھی تو ہونا چاہیئے۔

ایک انسان بھی اپنے ساتھ ادنیٰ جوڑ یا تعلق رکھنے والے کو ذلیل نہیں کرتا میں نے اُن سے کہا کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کتنا بار تھا۔ ابتداء میں بیسیوں اور بعد میں سینکڑوں تک مہمان روزانہ لنگر سے کھانا کھاتے تھے اور مہمان نوازی کا خرچ پندرہ سو سے ۲ ہزار روپیہ ماہوار تک تھا مگر آپ کی کوئی آمد مقرر اور معیّن نہ تھی۔ بے شک جماعت کے دوست چندہ دیتے تھے لیکن یہ کوئی مقرر اور معیّن آمد تو نہ تھی مگر دیکھئے باوجود اس قدر کثیر اخراجات کے اور آمد کی معیّن صورت نہ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ پر کیسا توکل تھا اور خدا تعالیٰ کس طرح آپ کی ضرورتوں کو پورا کرتا تھا۔ کیا یہ عرش پر سجدہ کرنے والے لوگ بھی اس توکل کے مقام پر تھے؟ مولوی صاحب اس بات کو سن کر سوچ میں پڑ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگے کہ آج میری سمجھ میں یہ بات آگئی ہے کہ یہ عرش پر سجدہ دھوکہ ہی تھا۔ یہ عرش پر سجدہ کرنے والے صاحب غلّہ نکلنے کے زمانہ میں زمینداروں سے کہا کرتے تھے کہ کچھ غلّہ ہمیں بھی بھجوانا۔ میں نے اُن سے کہا کہ بس دیکھ لیں کہ یہی فرق سچے متوکل اور جھوٹے متوکل میں ہوتا ہے۔

بہرحال مومن خدا تعالیٰ پر توکل کرنیوالا ہوتا ہے۔ اور جب وہ لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ اعوذ بربّ الفلق میں ربّ الفلق کی پناہ میں آتا ہوں تو پھر وہ بندوں کی طرف نگاہ نہیں کر سکتا بلکہ خدا تعالیٰ پر ہی یقین رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے آپ کو کیا پتہ ہوتا کہ کل روپیہ آجائے گا یا نہیں مگر خرچ ہوتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے کبھی تنگی نہ آنے دی۔

تو مومن بندوں پر نگاہ نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے کہ وہ کسی کا امتحان فاقہ دے کر لینا چاہے تو لے لے یا کسی کو فراخی دے کر آزمانا چاہے تو آزمالے۔“ (تفسیر کبیر صفحہ ۱۲۹)

(مرسلہ قمر علوی سائیکل سیاح)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم منیر احمد نوید کا نکاح عزیزہ خالدہ بیگم صاحبہ بنت علی احمد صاحب آف کراچی حال کینیڈا کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۲؍۱۲؍۷۷ء کو مکرم مولوی خورشید احمد صاحب فاضل صدر عمومی ربوہ نے بعد نماز عصر مسجد مہدی میں پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے بہرہ ور فرمائے۔

(خاکسار نور احمد پنشنر صدر انجمن احمدیہ۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

۲۔ محمد احمد صاحب ولد مولوی غلام حیدر صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ بنت مکرم غلام محمد صاحب مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی غلام حیدر صاحب نے لطیف آباد یونٹ ۱۰ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین (خاکسار عبد الغفار امیر ضلع حیدرآباد)

درخواستِ دعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم عبد الشکور خان نے امسال کوئٹہ ڈویژن سے ایف۔ ایس سی پری انجینئرنگ کے امتحان میں ۵۲۷ نمبر حاصل کئے ہیں اب اسے انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخل ہونا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید اعلیٰ کامیابیاں عطا فرمائے۔ (عبد الرحمن خان۔ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ)

ولادت

۱۰؍دسمبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد صاحب امینی مقیم بریڈ فورڈ۔ انگلینڈ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام قمر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبد الحق صاحب امینی مرحوم کا پوتا اور مکرم محمود احمد صاحب امینی آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ مولیٰ کریم بچے کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر دے اور دین و دنیا میں اسے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مرکزی مضمون نویسی کے مقابلہ کا عنوان ہے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر ہجرت مدینہ تک“۔ الفاظ آٹھ ہزار سے دس ہزار تک ہوں۔ آخری تاریخ ۳۱؍جولائی ۱۹۷۸ء ہے۔ خدام ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر قسم کا گارنٹی شدہ فرنیچر آرڈر دے کر تیار کروائیں منظور احمد کھوکھر مالک ظفر فرنیچر مارٹ گلیانہ روڈ کھاریاں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴